مولانا عبد الرحمن عزیز الٰہ آبادی

مقالات

قسط (۲) آخری

اَلقَولُ المُختَارُ فِی الصَّلوٰۃِ عَلٰی سَیِّدِ الاَبرَارِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

درود شریف کے فضائل و مسائل

شفاعت واجب

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"مَن صَلّٰی حِینَ یُصبِحُ وَحِینَ یُمسِی عَشرًا اَدرَکَتہُ شَفَاعَتِی یَومَ القِیَامَۃِ" (رواہ الطبرانی)

"جو شخص صبح دس مرتبہ اور شام دس مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا، قیامت کے دن اس کو میری شفاعت پہنچ کر رہے گی"

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے متعدد روایات سے نبی علیہ السلام کی شفاعت حاصل ہونے کا مژدہ نقل کیا ہے، چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نبی علیہ السلام کا ارشادِ گرامی نقل فرماتے ہیں کہ :

"جو شخص مجھ پر درود پڑھے گا، قیامت کے دن میں اس کی سفارش کروں گا"

یہی الفاظ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیے ہیں، اور اس کے مزید الفاظ یہ ہیں کہ :

"میں قیامت کے دن اس کی گواہی دوں گا اور سفارش کروں گا"

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ :

"اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّقَالَ اَللّٰھُمَّ اَنزِلہُ المَقعَدَ المُقَرَّبَ عِندَکَ یَومَ القِیَامَۃِ وَجَبَت لَہٗ شَفَاعَتِی" (رواہ احمد، والطبرانی فی الاوسط، بحوالہ مشکوٰۃ ص ۸۶)

"نبی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ "جو شخص نبی علیہ السلام پر درود پڑھے اور کہے :
اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْهُ - الخ !" اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے"
(تفسیر ابن کثیر سورۃ احزاب آیت ع ۵۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "جب تم اذان سنو تو جس طرح مؤذن کہے اسی طرح تم بھی کہو، پھر مجھ پر درود پڑھو، اس لیے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں :

" ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا یَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَ اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ " (رواہ مسلم، ابو داؤد، والترمذی، بحوالہ مشکوٰۃ باب فضل الاذان ص ۶۵ جلد اول)

"پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کی دعاء کرو۔ وسیلہ جنت کا ایک درجہ ہے جو صرف ایک شخص کو ہی ملے گا، اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوں گا، جو شخص میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعاء کرے گا، اس پر میری شفاعت ضروری ہو جائے گی" (ابن کثیر سورۃ احزاب آیت ع ۵۶)

اور صحیح بخاری میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے، قیامت کے دن اس پر میری شفاعت واجب ہوگی :

" اَللّٰھُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ "

(بخاری، بحوالہ مشکوٰۃ ص ۶۵ باب فضل الاذان)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ دعاء منقول ہے :

" اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدٍ الْکُبْرٰی وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْیَا، وَاَعْطِهٖ سُؤْلَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی کَمَا اٰتَیْتَ اِبْرَاهِیْمَ وَمُوْسٰی "
(علیہم السلام!) (ابن کثیر، پارہ ع ۲۲، آیت ۵۶)

درود ہر جگہ سے پہنچ جاتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے

ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرماتے تھے :

"لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ"

(رواہ النسائی، مشکوٰۃ ص۸۶)

"اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ، اور میری قبر میلہ گاہ نہ بناؤ، اور مجھ پر درود پڑھو ——— تم جہاں کہیں بھی ہو تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے"

علامہ ابنِ کثیر رحمہ اللہ نے قاضی اسمٰعیل بن اسحاق رحمہ اللہ کی مایہ ناز کتاب "فضل الصلوٰۃ" کے حوالہ سے ایک حدیث نقل کی ہے کہ ایک شخص ہر صبح روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر آتا اور درود وسلام پڑھتا تھا، ایک دن حضرت علیؓ بن حسینؓ بن علیؓ نے کہا کہ تم روزانہ ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ "نبی علیہ السلام پر درود پڑھنا، مجھے بہت مرغوب ہے" تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا :

"میں تمہیں ایک حدیث سناؤں جس کو میں نے اپنے باپ (حضرت حسین رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے میرے دادا (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے سنا ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا :

"میری قبر کو عید نہ بناؤ اور گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ تم جہاں کہیں بھی مجھ پر درود پڑھو، وہ درود مجھے پہنچ جاتا ہے" ۱؎ (ابنِ کثیر پ۲۲، الاحزاب، آیت ۵۶)

علامہ منذری رحمہ اللہ نے بھی ترغیب میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نبی علیہ السلام کا یہ ارشادِ گرامی نقل کیا ہے :

"تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو، بلاشبہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا رہتا ہے"

درود نہ پڑھنے پر وعید

انجیل کون ہے؟ | (۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

۱؎ تفصیل کے لیے راقم الحروف کا رسالہ "حقیقۃ الوسیلہ" ملاحظہ فرمائیں (عزیز اللہ آبادی)

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ" (رواہ الترمذی ورواہ احمد عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہ، بحوالہ مشکوٰۃ ص۸۶)

"وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے"

(ب) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَبْخَلِ النَّاسِ"

"کیا میں تمہیں سب سے زیادہ بخیل آدمی کی خبر نہ دوں؟"

میں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور ارشاد فرمائیے گا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَذَالِکَ اَبْخَلُ النَّاسِ"

(جلاء الافہام ص۵۹، ترغیب ص۵۱۱ ج۲)

"سب سے بڑا بخیل وہ شخص ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے"

(ج) علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین (مثلاً حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ) کی روایات کا خلاصہ نقل کیا ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "پورا بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو مجھ کو قیامت کے دن نہ دیکھے!" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی "وہ کون بے نصیب ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کر سکے گا؟" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "وہ بخیل ہے!" حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا، "یا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم، بخیل کون ؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ"

"جو میرا نام سنے اور مجھ پہ درود نہ پڑھے"

ـہ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ إِنْ ذُكِرَ اسْمُهُ فَهُوَ الْبَخِيلُ وَزِدْهُ وَصْفَ جَبَانْ

"جو شخص نبی علیہ السلام پر درود نہ پڑھے، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا ذکر کیا جا رہا ہو، وہ پکا بخیل ہے —— اس پر اتنا اضافہ بھی کر کہ وہ بزدل ہے!"

۲- ہلاکت و بربادی

حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور ہمیں منبر کے قریب جمع ہونے کا حکم فرمایا —— جب ہم منبر کے پاس جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھنے لگے۔ پہلے زینے پر چڑھے تو آمین کہی، پھر دوسرے پر آمین کہی، پھر تیسرے پر بھی آمین کہی —— پھر ہم سے فرمایا، "کیا تم جانتے ہو کہ خلافِ عادت آج میں نے ان تینوں زینوں پہ تین مرتبہ آمین کیوں کہی ؟" ہم نے عرض کی : "اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ" کہ "اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں!" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَأَسْحَقَهُ"

"میرے پاس جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور انھوں نے بددعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو غارت و برباد کرے، جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پہ درود نہ پڑھے، میں نے کہا "آمین!"

دوسری مرتبہ کہا، اللہ تعالیٰ اس شخص کو غارت و برباد کرے، جس نے اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کو بڑھاپے میں پایا، پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا —— میں نے کہا، "آمین!" پھر تیسری مرتبہ بددعا کی، اللہ تعالیٰ اس شخص کو غارت و برباد کرے، جو رمضان المبارک کو پائے پھر بھی اس میں عبادتیں کر کے اپنے آپ کو جنتی نہ بنائے (بلکہ بے بغتی

اور بے پرواہی کر کے اللہ تعالیٰ کی بخشش سے محروم رہ جائے اور جہنم میں چلا جائے) تو میں نے کہا "آمین!" (رواہ الطبرانی والحاکم وابن حبان بالفاظ مختلفہ)۔

غور فرمائیے! مدینہ جیسا مقدس شہر، مسجدِ نبویؐ جیسی مبارک جگہ، پھر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز اور پاس سید الملائکہ جبریلِ امین علیہ السلام، پھر ان کی بد دعاء، اور پھر اس بد دعاء پر سید الاولین والآخرین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمین! ــــ کیا اس بد دعاء کی مقبولیت میں کچھ شک ہے؟ ــــ پس جن کے ماں باپ ہیں، وہ ان کی خدمت کر کے ان کی فرماں برداری، اطاعت گزاری اور ادب و لحاظ کر کے انھیں خوش رکھ کر جنت حاصل کریں، اور اس بد دعاء سے بچ جائیں! ــــ زندگی میں جو رمضان المبارک آئے، اسے غنیمت جان کر کمر بستہ ہو کر عبادت کریں، اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کریں، ورنہ اس بد دعاء سے نہ بچ سکیں گے! نیز اپنے محترم و مکرم پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سن کر (انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانے کی بجائے) ضرور درود پڑھیں، ورنہ دین و دنیا غارت ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پکڑ سے محفوظ رکھیں ــــ آمین!

اسی طرح علامہ منذریؒ نے الترغیب والترہیب میں، امام ابنِ قیم رحمہ اللہ نے جلاء الافہام میں، اور ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مختلف الفاظ میں اس مضمون کو نقل کیا ہے۔ نیز امام بخاری رحمہ اللہ نے "برّ الوالدین" کے باب میں اس کو ذکر کیا ہے ــــ تفصیل وہاں ملاحظہ فرمائیں!

۳۔ بغیر درود کے دعاء قبول نہیں!

(ا) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ التحیۃ و التسلیم تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور نماز پڑھی، نماز کے فوراً بعد دعاء کی: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ" کہ "اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما!"

یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ صَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهٗ"

"اے نمازی تو نے جلدی کی، جب تو نماز پڑھے اور فارغ ہو کر بیٹھ جائے تو خداوندِ قدوس کی تعریف کر جو اس کی شان کے لائق ہو۔ پھر مجھ پر درود پڑھ، پھر اللہ تعالیٰ سے دعاء کر!"

پھر ایک اور شخص آیا، اس نے نماز پڑھی، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور نبی علیہ السلام پر درود پڑھا، تو نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ" (رواہ الترمذی ورواہ ابوداؤد والنسائی نحوہ، بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح مطبوعہ دھلی ص۸۶ جلد اول)

"اے نمازی دعا مانگ، قبول کی جائے گی"

(ب) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نماز پڑھی اور بیٹھ گیا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر نبی علیہ السلام پر درود پڑھا، پھر اپنے لیے دعاء مانگی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ" (رواہ الترمذی، بحوالہ مشکوٰۃ ص۸۷)

"مانگو دیئے جاؤ گے، مانگو عطا کیے جاؤ گے"

(ج) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ:

"اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهَا شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ" (رواہ الترمذی، بحوالہ مشکوٰۃ ص۸۷)

"جب تک نبی علیہ السلام پر درود نہ پڑھا جائے، دعاء زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے"

(د) اسی طرح طبرانی نے اوسط میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ:

"كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

"ہر دعاء رکی رہتی ہے، جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے (جب درود پڑھا جائے گا، دعاء قبول ہو گی!)"

(ه) حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"اَلدُّعَاءُ كُلُّهُ مَحْجُوْبٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اَوَّلُهُ ثَنَاءٌ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

وَصَلٰوۃٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَدْعُوْا یُسْتَجَابُ لِدُعَائِہٖ۔

(جلاء الافہام)

"کوئی بھی دعا، قبولیت کے زمرہ میں نہیں آتی، جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا، نہ کی جائے اور نبی علیہ السلام پر درود نہ پڑھا جائے ـــــ جب اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی جائے گی اور نبی علیہ السلام پر درود پڑھا جائے گا، تب دعا قبول ہوگی)۔

(و) اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت مجمع الزوائد میں مذکور ہے کہ:

"جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کا ارادہ کرے تو اولاً اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرے، ثانیاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے دعاء کرے، "فَاِنَّہٗ اَجْدَرُ اَنْ یَّنْجَحَ" "تو اقرب یہی ہے کہ وہ کامیاب ہوگا اور مقصد کو پہنچے گا"

۴۔ درود نہ پڑھنا باعثِ حسرت و وبال ہے

(ا) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ تَعَالٰی وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّہِمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا کَانَ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَہُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہُمْ" (رواہ احمد، ابوداؤد)

"جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نبی علیہ السلام پر درود نہ ہو تو یہ مجلس ان پر قیامت کے دن وبال ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ چاہیں تو ان کو معاف کریں یا عذاب دیں!"

(ب) مجمع الزوائد ہیثمی اور صحیح ابنِ حبان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا کَانَ عَلَیْہِمْ حَسْرَۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ـــ الحدیث!"

"جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نبی علیہ السلام پر درود سے پہلے مجلس برخاست کر دیں تو قیامت کے دن ان کو حسرت ہوگی ــــ الخ!"

(ج) بلکہ ایک روایت میں یہ بھی منقول ہے کہ جب لوگ کسی مجلس سے بغیر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور بغیر درود کے اٹھیں، تو یہ ایسا ہے، جیسا کہ کسی سڑے ہوئے مردار جانور سے اٹھیں ــــ الفاظِ حدیث ملاحظہ ہوں:

"عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا عَنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلٰوةٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَامُوْا عَنْ اَنْتَنِ جِيْفَةٍ"

(رواه النسائی)

۵۔ درود نہ پڑھنا ظلم ہے

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ اُذْكَرَ عِنْدَ رَجُلٍ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ"

"ظلم یہ بھی ہے کہ کسی آدمی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے"

(اخرجہ النمیری ورواتہ ثقات)

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝

گزشتہ دنوں جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے سرگرم رکن جناب راجہ فضل داد صاحب کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں ــــ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ!

مرحومہ بڑی نیک، اور پابند صوم وصلوٰۃ تھیں ــــ رئیس التحریر حرمین جناب علامہ محمد مدنی اور مدیر الجامعہ جناب حافظ عبدالحمید عامر نے راجہ صاحب کے نام اپنے تعزیتی پیغام میں کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے ــــ آمین!